ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

رسول امن و آشتی کی عیسائی وفد کو عطا کردہ دستاویز

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن

دنیا بھر کے مسلمان اور عیسائی مل کر اس دنیا کی آبادی کا نصف حصہ بنتے ہیں۔ یہ دونوں طبقات اگر آپس میں متحد ہو جائیں تو اس کا مطلب صرف اور صرف یہی ہوگا کہ اس دنیا نے امن و سلامتی استحکام و اتفاق کا آدھا سفر طے کر لیا۔

مسلمان اور عیسائی ان دونوں طبقات کے رہنماؤں کو چاہیے کہ آپس میں مل کر بیٹھیں ایک دوسرے پر طعنہ زنی سے پرہیز کریں۔ خاص طور پر عیسائی کلیسا کے مقتدر رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے بارے میں زیادہ مثبت رویہ اپنائیں اور کھلے دل کا مظاہرہ کریں اور ماضی کی اعلیٰ و مثبت حقیقتوں کو ذہن میں رکھیں۔

اب ہم ایک ایسی دستاویز کا جائزہ لیتے ہیں اور ایک ایسے وعدے کی یاد کو تازہ کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں اپنے زمانے کے عیسائیوں کے ساتھ کیا تھا۔

اس دستاویز یا وعدہ کا عیسائیوں کے ساتھ مسلمانوں کے طرزِ عمل پر بڑا زبردست اثر پڑ سکتا ہے۔

۶۲۸ء عیسوی میں سینٹ کیتھرین کے راہبوں کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے لیے امن و سلامتی کی ضمانت مانگی۔ اس کے جواب میں رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریری دستاویز عیسائیوں کو دی۔ سینٹ کیتھرین کی موجودہ خانقاہ مصر کے جبل سینائی کے نیچے واقع ہے۔ اور یہ دنیا کی قدیم ترین عیسائی خانقاہ ہے۔ اس خانقاہ میں عیسائی مذہبی مخطوطات کا اتنا قدیم اور بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ جو شاید ویٹیکن کے بعد دوسرا بڑا عیسائی مخطوطات کا ذخیرہ ہے۔

اس علمی حیثیت کے علاوہ بھی سینٹ کیتھرین دنیا بھر کے عیسائیوں کے لیے مقدس زیارت کی حیثیت رکھتی ہے یہ عیسائی خانقاہ دنیا بھر کے عیسائیوں کے لیے ایک ایسے خزانے کی حیثیت رکھتی ہے جس کی مسلمان چودہ سو سال سے حفاظت کر رہے ہیں۔

سینٹ کیتھرین کے عیسائیوں راہبوں کے وفد کو دی جانیوالی تحریری دستاویز یہ ہے:

’’یہ پیغام ہے محمد بن عبداللہ کی طرف سے جو ایک عہد نامہ کی حیثیت رکھتا ہے، ان لوگوں کے لیے جنھوں نے دور و نزدیک عیسائیت کو بطور ایک دین کے اختیار کیا ہوا ہے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں، فی الحقیقت میرے ماننے والے،

میرے مددگار، میرے صحابہ، میرے متبعین ان کا دفاع کریں گے۔ اس لیے کہ عیسائی ہماری رعایا ہیں اور واللہ مجھے ہر وہ چیز ناپسند ہے جو ان کو ناپسند ہے۔ ان پر کوئی جبر و زیادتی نہ ہو۔ نہ ان کے قاضی صاحبان اپنے عہدوں سے ہٹائے جائیں نہ ان کے راہبوں کو ان کی عبادت گاہوں سے ہٹایا جائے۔ کوئی شخص بھی ان کی عبادت گاہوں کو تباہ نہ کرے اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچائے اور نہ ہی ان عبادت گاہوں کی کسی چیز کو اٹھا کر اپنے گھر لے جائے جو ایسا کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے وعدے وعہد کی نافرمانی کرے گا۔ درحقیقت وہ میرے اتحادی ہیں اور جن امور سے وہ نفرت کرتے ہیں ان کی بابت میں انھیں یہ عہد دیتا ہوں کہ کوئی نہ انھیں ہجرت پر مجبور کرے گا، نہ جنگ کرنے پر بلکہ مسلمان ان کی حفاظت کے لیے جنگ کریں گے۔ اگر عیسائی عورت مسلمان سے شادی کرنا چاہے تو یہ شادی اس عورت کی مرضی اور رضامندی سے ہوگی۔ جبراً نہیں ہوگی، ایسی عورت کو گھر جانے سے نہیں روکا جائے گا۔

کلیساؤں کی تعظیم لازمی امر ہے۔ عیسائیوں کو نہ ان کی مرمت سے روکا جائے گا اور نہ کلیساؤں کی حرمت کو پامال کیا جائے گا، میری امت کا کوئی فرد تا قیامت اس دستاویز وعہد کی نافرمانی نہیں کرے گا۔''

اس تحریری دستاویز کا آخری جملہ نہایت اہمیت کا حامل ہے اور اس جملے نے اس دستاویز کو آفاقی اور ابدی حیثیت عطا کر دی ہے۔ نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ نزدیک و دور کے عیسائی ان کے اتحادی ہیں۔ جس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ تحریری دستاویز صرف اور صرف سینٹ کیتھرین تک ہی محدود نہیں۔ اس کا مطلب صاف اور واضح یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں بھی ان مراعات کو رد کیے جانے کی کسی بھی کوشش کو خارج از امکان قرار دے دیا ہے۔ دنیائے عیسائیت کے یہ حقوق جز ولاینفک اور ابدی حیثیت رکھتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عیسائیوں کو اپنا اتحادی مانا ہے اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی بدسلوکی کو اللہ کی نافرمانی کے برابر قرار دیا ہے۔

اس تحریری دستاویز کی نادر ترین خصوصیت یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مراعات و رعایات کی فراہمی کے لیے عیسائیوں پر کوئی شرط لاگو نہیں کی بلکہ ان رعایات کے لیے ان کا صرف عیسائی ہونا ہی محض کافی سمجھا گیا۔ ان کے عقائد میں کسی قسم کی تبدیلی کا مطالبہ نہیں رکھا گیا۔ ان سے مراعات کے بدلے میں کوئی جزیہ یا کسی اور نوعیت کا ٹیکس طلب نہیں کیا گیا۔ ان پر کوئی اضافی فرائض و واجبات بھی عاید نہیں کیے گئے گویا یہ ان حقوق کے لیے عہد نامہ تھا جن کے ساتھ فرائض منسلک نہیں تھے۔ پھر آخری جملہ ملاحظہ فرمائیں کہ میری امت کا کوئی فرد تا قیامت اس دستاویز وعہد کی نافرمانی نہیں کرے گا سبحان اللہ۔

یہ سند آج کے جدید زمانے کے حقوق انسانی کا کوئی چارٹر نہیں ہے۔ بلکہ ۶۲۸ ء عیسوی میں لکھی جانے والی ایک تحریری دستاویز ہے جو بالکل واضح طور پر حق جائیداد، مذہبی آزادی، کاروبار کرنے کی آزادی اور شہری کی جان و مال کی حفاظت و نگہداشت کی عظیم ترین ضمانت ہے اس دستاویز کو پڑھنے والا ہر شخص پوچھنا چاہے گا کہ ہمیں اس کے مطالعہ سے کیا سبق ملتا ہے، ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

ڈنمارک، بیلجیم، فرانس، سویڈن کے علاوہ بعض دیگر یورپی ممالک میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان منافرت کے جو بیج بونے کی کوشش کی گئی اس دستاویز کا پرچار اس کا مرہم بن سکتا ہے۔ جن اخبارات و رسائل نے داعیٔ اعظم امن و سلامتی و ضامن اعظم حقوق انسانی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (نعوذ باللہ) گستاخانہ کارٹون چھاپے ان کو چاہیے کہ وہ اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا عام پرچار کریں۔ ایسے لوگ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان منافرت پیدا کرتے ہیں، تنازعات و تفرقات کی آگ میں تیل ڈالتے ہیں۔ لیکن جب ان وعدوں کو پورا کیا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دونوں کے درمیان رابطوں کے پل بنائے جارہے ہیں۔

جس کو ہم رابطہ بین المذاہب سے تعبیر کرتے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے براہِ راست عطا کردہ یہ دستاویز و سند ساری دنیا کے مسلمانوں کو فرقہ وارانہ عدم رواداری سے اوپر اٹھنے کی تحریک پیدا کرتی ہے اور ان عیسائیوں کو جن کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف بغض و عداوت و نفرت کا جذبہ موجزن ہے راہِ راست دکھاتی ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم سب کو چاہیے کہ اپنی ایسی اعلیٰ اسلامی روایات کو نظر انداز نہ کریں جن کی تعلیم ہمیں براہ راست سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے جب ایسی مثالیں جن کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ اس دستاویز میں ملتا ہے نظر انداز کرتے ہیں تو بلا شبہ ہم اپنے اندر موجود جذبۂ انسانیت کی نفی کرتے ہیں۔